سورہ نمبر
(۱۸)

سُورَةُ الكَهفِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ
www.AL ISLAMI.NET

سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ

سُوۡرَةُ الۡكَهۡفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشۡرُ اٰيَاتٍ وَّاِثۡنَا عَشَرَ رُكُوۡعًا

سورہ کہف مکی ہے۔ اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۵

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰى عَبۡدِهِ الۡكِتٰبَ وَلَمۡ يَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ؕ ۱
سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۶ پر کتاب اُتاری ف۷ اور اسمیں اصلا کجی نہ رکھی ف۸
قَيِّمًا لِّيُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِيۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَيُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ الَّذِيۡنَ
عدل والی کتاب کہ ف۹ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو
يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۲ مَّاكِثِيۡنَ فِيۡهِ
نیک کام کریں بشارت دے کہ انکے لیے اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ
اَبَدًا ۳ وَّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۴ مَا لَهُمۡ بِهٖ
رہیں گے اور اُن ف۱۰ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا اس بارے میں نہ وہ
مِنۡ عِلۡمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمۡ ؕ كَبُرَتۡ كَلِمَةً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؕ اِنۡ
کچھ علم رکھتے ہیں نہ اُن کے باپ دادا ف۱۱ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے
يَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا كَذِبًا ۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ اِنۡ
نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے ان کے پیچھے اگر
لَّمۡ يُؤۡمِنُوۡا بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ اَسَفًا ۶ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَى الۡاَرۡضِ
وہ اس بات پر ف۱۲ ایمان نہ لائیں غم سے ف۱۳ بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ
زِيۡنَةً لَّهَا لِنَبۡلُوَهُمۡ اَيُّهُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوۡنَ مَا عَلَيۡهَا
اسپر ہے ف۱۴ کہ اُنھیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں ف۱۵ اور بیشک جو کچھ اسپر ہے ایکدن ہم اُسے

منزل ۴

ف۵ اس سورت کا نام سورہ کہف ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک سو دس ۱۱۰ آیتیں اور ایک ہزار پانچسو ستتر ۱۵۷۷ کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ ۶۳۶۰ حرف ہیں ف۶ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ف۷ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لیے نجات و فلاح کا سبب ہے ف۸ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض ف۹ کفار کو ف۱۰ کفار ف۱۱ خالص جہالت سے یہ بہتان اُٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں ف۱۲ یعنی قرآن شریف پر ف۱۳ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجیے اور اپنی جان پاک کو اس غم سے ہلاکت میں نہ ڈالیے ف۱۴ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار ف۱۵ اور کون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے۔

ف۱ اور آباد ہونیکے بعد ویران کر دینگے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں انہیں سے کچھ بھی باقی نہ رہیگا تو دنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو ف۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۳ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کیلیے ف۴ اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کہف قوی ترین اقوال یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ انکے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے انکے نام یہ ہیں مکسلمینا یملیخا مرطونس بینونس سارینونس ذونوانس کشفیططنونس اور انکے کتے کا نام قطمیر ہے خواص یہ اسماء لکھکر دروازے پر لگا دیے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے سرمایہ پر رکھدیے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز انکی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہوا شخص انکی برکت سے واپس

آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھکر ڈالدیے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے
بچے کے رونے باری کے بخار درد سر ام الصبیان خشکی و تری کے سفر میں جان و مال
کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کیلیے یہ اسماء لکھکر بطریق تعویذ بازو میں
باندھے جائیں (جمل) و ۱ قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت
ابتر ہوگئی وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے
ان میں بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اسکو قتل کر ڈالتا
اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و
ظلم سے اپنا ایمان بچانے کیلیے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین
ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو
سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر
بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ انکی قبر ہو جائے یہی انکی سزا ہے
عمال حکومت میں سے یہ کام جسکے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام
تعداد و پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے
اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ
کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ
ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اسکا نام بیدروس تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت
کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے
منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ
الٰہی میں دعا کی یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور
قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کیلیے
آرام کی جگہ حاصل کرنیکے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے
کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں
و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تر و تازگی موجود ایک نے
دوسرے کو سلام کیا نماز کیلیے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور
بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت
کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور / شہر پناہ کے دروازے پر
اسلامی علامت دیکھی نئے نئے / لوگ پائے انھیں حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم / کھاتے سنا تعجب ہوا
یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص / اپنا ایمان نہیں ظاہر

منزل ٤

کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی
علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں
پھر آپ نان بائی کی دوکان پر گئے کھانا خریدنے کیلیے اسکو دقیانوسی سکہ کا
روپیہ دیا جسکا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اسکا دیکھنے والا بھی کوئی
باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ انکے ہاتھ آ گیا ہے
انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی اُنسے دریافت کیا
کہ خزانہ کہاں ہے اُنھوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے حاکم نے
کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اسمیں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے
زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا
ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل
ہو جائیگا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج
روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سیکڑوں برس ہوئے جب ایک
بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اسکے خوف سے جان
بچا کر بھاگے ہیں میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو
میں تمہیں اُنسے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر اُنکے ہمراہ
سر غار پہنچے اصحاب کہف یملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کی آنے کی آواز اور
کھٹکے سنکر سمجھے کہ یملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے
اللہ کی حمد اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے یملیخا نے تمام قصہ سنایا
ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اسلیے اٹھائے
گئے ہیں کہ لوگوں کیلیے بعد موت زندہ کیے جانیکی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سر غار
پہنچا تو اسنے تانبے کا صندوق دیکھا اسکو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس تختی میں
ان اصحاب کے اسماء اور انکے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین
کی حفاظت کیلیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی دقیانوس نے خبر پا کر
ایک دیوار سے انھیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اسلیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے
تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد
و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین

صَعِيدًا جُرُزًا ﴿٨﴾ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا

پٹ پر میدان کر چھوڑینگے ف۱ کیا تمھیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۲

مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ﴿٩﴾ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا اٰتِنَا

ہماری ایک عجیب نشانی تھے جب ان جوانوں نے ف۳ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى

ہمیں اپنے پاس سے رحمت دے ف۴ اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں

اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ

اُن کے کانوں پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۵ پھر ہم نے اُنھیں جگایا کہ دیکھیں ف۶ دو گروہوں

ع ١٢ الْحِزْبَيْنِ أَحْصٰى لِمَا لَبِثُوٓا أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ

١٣ میں کون اُنکے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم اُن کا ٹھیک ٹھیک حال تمھیں سنائیں

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ إِذْ

وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انکو ہدایت بڑھائی اور ہم نے اُن کی ڈھارس بندھائی جب ف۷

قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُونِهٖٓ

کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے

إِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖٓ

ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے اس نے اللہ کے سوا

اٰلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے اُن پر کوئی روشن سند تو اس سے بڑھکر ظالم کون جو

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ فَأْوٗٓا

اللہ پر جھوٹ باندھے ف۸ اور جب تم اُن سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ أَمْرِكُمْ

الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمھارا رب تمھارے لیے اپنی رحمت پھیلا دیگا اور تمھارے کام میں آسانی کے سامان

مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ

بنا دیگا اور اے محبوب تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو اُنکے غار سے دہنی طرف بچ جاتا ہے اور

حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لیکر حاضر ہوا اور سجدۂ شکر الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں اُن کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے انکی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہونچ سکے بادشاہ نے سر غار مسجد بنانیکا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے ف۵ یعنی انھیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کر سکے ف۶ کہ اصحاب کہف کے ف۷ دقیانوس بادشاہ کے سامنے ف۸ اور اسکے لیے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔

ا پٹ ۔ غیر آباد

إِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ

جب ڈوبتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کترا جاتا ہے ف۱ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲ یہ

مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ

اللہ کی نشانیوں سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی

لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ

حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انہیں جاگتا سمجھو ف۳ اور وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی

ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۴ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۵

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ

اے سننے والے اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۶ اور

كَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ

یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۷ کہ آپس میں ایک دوسرے سے احوال پوچھیں ف۸ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۹ تم یہاں کتنی دیر رہے

قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ

کچھ بولے کہ ایک دن رہے یا دن سے کم ف۱۰ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۱۱

فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ

تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لیکر ف۱۲ شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے

طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿۱۹﴾

ف۱۳ کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَ

بے شک اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تمہیں پتھراؤ کریں گے ف۱۴ یا اپنے دین ف۱۵ میں پھیر لیں گے اور

لَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ

ایسا ہوا تو تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی ف۱۶ کہ لوگ جان لیں ف۱۷ کہ

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ

اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شبہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم

ف۱ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہونچتی

ف۲ اور تازہ ہوائیں ان کو پہونچتی ہیں

ف۳ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں

ف۴ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو

ف۵ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے

فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لکھکر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے

ع ۵ ۲ ۱۴

ف۶ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ جنگ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انہوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے

ف۷ ایک مدت دراز کے بعد

ف۸ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیمہ دیکھکر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں

منزل ۴

ف۹ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں

ف۱۰ کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انہوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے

ف۱۱ انہیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انہیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا

ف۱۲ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپیہ جو گھر سے لیکر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیے کہ بھروسا اللہ پر رکھے

ف۱۳ اور اس میں کوئی شبہ حرمت نہیں ف۱۴ اور بری طرح قتل کرینگے ف۱۵ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت ف۱۶ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد

ف۱۷ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں انہیں معلوم ہو جائے۔

أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ
جھگڑنے لگے ف۱ تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں
غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ
غالب رہے تھے ف۲ قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳ اب کہیں گے ف۴ کہ وہ تین ہیں
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَ
چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کتا بے دیکھے الاؤ تکا ۱ بات ف۵ اور
يَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا
کچھ کہیں گے سات ہیں ف۶ اور آٹھواں ان کا کتا تم فرماؤ میرا رب ان کی گنتی خوب جانتا ہے ف۷ انہیں
يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ
نہیں جانتے مگر تھوڑے ف۸ تو ان کے بارے میں ف۹ بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر ہو چکی ف۱۰ اور ان کے ف۱۱
فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ ع ۵
بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا ۱۵
إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ
مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۱۲ اور اپنے رب کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۱۳ اور یوں کہو کہ قریب ہے
رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ
میرا رب مجھے اس ف۱۴ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ف۱۵ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس
سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ
ٹھہرے نو اوپر ف۱۶ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے ف۱۷ اسی کے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ
لیے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۱۸ اس کے سوا ان کا ف۱۹ کوئی والی نہیں
وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ
اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور تلاوت کرو جو تمہارے رب کی کتاب ف۲۰
رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾
تمہیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۲۱ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے

منزل ۴

ف۱ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں ف۲ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی ف۳ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کیلئے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے ف۴ نصرانی جیسا کہ انہیں سے سید اور عاقب نے کہا ف۵ جو بے جانے کہی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی ف۶ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کرکے کہا ف۷ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائنات ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے ف۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا ف۹ اہل کتاب سے ف۱۰ اور قرآن میں نازل فرما دی گئی آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں ف۱۱ یعنی اصحاب کہف کے ف۱۲ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہیے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے شانِ نزول اہل مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی ف۱۳ یعنی ان شاء اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری و مسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے

سے
ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام
جملگی مذکور ماند والسلام

ف۱۴ واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے ف۱۵ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا (خازن و جمل) ف۱۶ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو ف۱۷ اسی کا فرمانا حق ہے شانِ نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۸ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں ف۱۹ آسمان اور زمین والوں کا ف۲۰ یعنی قرآن شریف ف۲۱ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں۔

۱ الاؤ تکا اٹکل پچّو

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
چاہتے ف۱ اور تمہاری آنکھیں اُنہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار

الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ
چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور

كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
اسکا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے ف۲ تو جو چاہے ایمان لائے

وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ
اور جو چاہے کفر کرے ف۳ بے شک ہم نے ظالموں ف۴ کیلیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ
اور اگر ف۵ پانی کیلیے فریاد کریں تو انکی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیے ہوئے دھات کی طرح ہے کہ انکے منہ

الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
بھون دیگا کیا ہی برا پینا ہے ف۶ اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ بے شک جو ایمان لائے اور

الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
نیک کام کیے ہم انکے نیگ ضایع نہیں کرتے جنکے کام اچھے ہوں ف۷ اُن کے لیے ع۱

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
بسنے کے باغ ہیں اُنکے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن

مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ
پہنائے جائینگے ف۸ اور سبز کپڑے کریب ع۲ اور قنا ویز کے

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع
پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ف۹ کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ
اور اُنکے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو ف۱۰ کہ ان میں ایک کو ف۱۱ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیے

ف۱ یعنی اخلاص کیساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شانِ نزول سرداران کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کیساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

ف۲ یعنی اسکی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا میں تو مسلمانوں کو انکی غربت کے باعث تمہاری دلجوئی کیلیے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کرونگا

ف۳ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ

ف۴ یعنی کافروں

ف۵ پیاس کی شدت سے

ف۶ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو منہ کی کھال اس سے جلکر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگلا یا ہوا رانگ اور پیتل ہے

ف۷ بلکہ اُنھیں انکی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں

ف۸ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائینگے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہونچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کیے جائیں گے

ف۹ شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہونگے

ف۱۰ کہ کافر و مومن اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام و مآل سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے

ف۱۱ یعنی کافر کو۔

منزل ۴

ع ۹ ۱۶ ۴

أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

اور انکو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور انکے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف۱ دونوں باغ اپنے پھل لائے

آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَكَانَ

اور اس میں کچھ کمی نہ دی ف۲ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۳

لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَ

پھل رکھتا تھا ف۴ تو اپنے ساتھی ف۵ سے بولا اور وہ اس سے ردو بدل کرتا تھا ف۶ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور

أَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ

آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں ف۷ اپنے باغ میں گیا ف۸ اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا ف۹ بولا مجھے گمان نہیں

أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ

کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں ف۱۰

رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ

اپنے رب کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۱۱ اسکے ساتھی ف۱۲

صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ

نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا

ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾ لَٰكِنَّا هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ

پھر نتھرے پانی کی بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۱۳ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو

بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ

اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسَىٰ

زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۱۴ اگر تو مجھے اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۱۵ تو قریب ہے

رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِنَ

کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۱۶ اور تیرے باغ پر آسمان سے

السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ

بجلیاں اتارے تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۱۷ یا اسکا پانی زمین میں دھنس جائے ف۱۸ پھر تو اسے ہرگز تلاش

ف۱ یعنی انھیں نہایت بہترین ترتیب کیساتھ مرتب کیا
ف۲ بہار خوب آئی
ف۳ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی
ف۴ یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں
ف۵ ایماندار
ف۶ اور اتراکر اور اپنے مال پر فخر کرکے کہنے لگا کہ
ف۷ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمتگار نوکر چاکر بہت ہیں
ف۸ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اسکو ساتھ لیگیا وہاں اسکو افتخاراً ہر طرف لیے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی
ف۹ کفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھکر مغرور ہو گیا اور

منزل ۴

ف۱۰ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض
ف۱۱ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہتر جگہ پائی ہے
ف۱۲ مسلمان
ف۱۳ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پاکر کافر ہو گیا
ف۱۴ اگر تو باغ دیکھکر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اسکے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اسکے اختیار میں ہے چاہے اسکو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کہا
ف۱۵ اسوجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا
ف۱۶ دنیا میں یا عقبیٰ میں
ف۱۷ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے
ف۱۸ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جاسکے

لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ

نہ کرسکے ف۱ اور اس کے پھل گھیر لیے گئے ف۲ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۳ اس لاگت پر جو اس باغ میں

فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ

خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۴ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا

اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلا لینے کے قابل

مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ

تھا ف۵ یہاں کھلتا ہے ف۶ کہ اختیار سچے اللہ کا ہے اسکا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے

عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ

بھلا اور ان کے سامنے ف۷ زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو ف۸ جیسے ایک پانی ہم نے

السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ

آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا ف۹ کہ سوکھی گھاس ہو گیا جسے ہوائیں اڑائیں ف۱۰

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ

اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے ف۱۱ مال اور بیٹے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ

یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے ف۱۲ اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ف۱۳ ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ

اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ

امید میں سب سے بھلی اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے ف۱۴ اور تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے ف۱۵ اور ہم انہیں اٹھائیں گے

فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

ف۱۶ تو ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے اور سب تمہارے رب کے حضور پرا باندھے پیش ہوں گے ف۱۷

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار بنایا تھا ف۱۸ بلکہ تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدہ کا وقت نہ رکھیں گے ف۱۹

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور نامہ اعمال رکھا جائے گا ف۲۰ تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے ہوں گے اور ف۲۱ کہیں گے

ف۱ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا
ف۲ اور باغ بالکل ویران ہو گیا
ف۳ پشیمانی اور حسرت سے
ف۴ اس حال کو پہونچکر اس کو مومن کی نصیحت یاد آتی ہے اور اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے
ف۵ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کرسکتا
ف۶ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے
ف۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ف۸ کہ اس کی حالت ایسی ہے
ف۹ زمین ترو تازہ ہوئی پھر قریب ہی ایسا ہوا
ف۱۰ اور پراگندہ کردیں
ف۱۱ پیدا کرنے پر بھی اور فنا کرنے پر بھی اس آیت میں دنیا کی تری و تازگی اور بہجت و شادمانی اور اس کے فنا و ہلاک ہونے کی سبزہ سے تمثیل فرمائی گئی کہ جس طرح سبزہ شاداب ہو کر فنا ہو جاتا ہے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہتا یہی حالت دنیا کی حیات بے اعتبار کی ہے اس پر مغرور و شیدا ہونا عقل کا کام نہیں

ع ۵ ۱۳ ۱۷

منزل ۴

ف۱۲ راہ قبر و آخرت کیلیے توشہ نہیں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مال و اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالحہ آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے
ف۱۳ باقیات صالحات سے اعمال خیر مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کیلیے باقی رہتے ہیں جیسے کہ پنجگانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا وہ کیا ہیں فرمایا اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا
ف۱۴ کہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر ابر کی طرح روانہ ہونگے ف۱۵ نہ اس پر کوئی پہاڑ ہوگا نہ عمارت نہ درخت ف۱۶ قبروں سے اور موقف حساب میں حاضر کرینگے ف۱۷ ہر ہر امت کی جماعت کی قطاریں علیحدہ علیحدہ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیگا
ف۱۸ زندہ برہنہ تن و برہنہ پا بے زر و مال ف۱۹ جو وعدہ کہ ہم نے زبان انبیاء پر فرمایا تھا یہ اُن کو فرمایا جائے گا جو لوگ مرنے کے بعد زندہ کیے جانے اور قیامت قائم ہونے کے منکر تھے ف۲۰ ہر شخص کا اسکے ہاتھ میں مومن کا داہنے میں کافر کا بائیں میں
ف۲۱ اس میں اپنی بدیاں لکھی دیکھکر

يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ
ہائے خرابی ہماری اس نوشتہ کو کیا ہوا نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو
وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا ع ۶ ۵ ۱۸
اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ف۱ اور یاد کرو جب ہم نے
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ
فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو ف۲ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے قوم جن سے تھا تو اپنے
عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ
رب کے حکم سے نکل گیا ف۳ بھلا کیا اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو ف۴ اور وہ
لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ
تمہارے دشمن ہیں ظالموں کو کیا ہی برا بدل ملا ف۵ نہ میں نے آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت انہیں سامنے
وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾
بٹھا لیا تھا نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میری شان کہ گمراہ کرنے والوں کو بازو بناؤں ف۶
وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ
اور جس دن فرمائے گا ف۷ کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے تو انہیں پکاریں گے وہ انہیں
فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ
جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے ف۸ درمیان ایک ہلاکت کا میدان کردیں گے ف۹ اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے
النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ ع ۷ ۴ ۱۹
تو یقین کریں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور بے شک
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی ف۱۰ اور آدمی
اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ
ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے ف۱۱ اور آدمیوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جب ہدایت ف۱۲ ان کے پاس آئی اور
يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
اپنے رب سے معافی مانگتے ف۱۳ مگر یہ کہ ان پر اگلوں کا دستور آئے ف۱۴ یا ان پر قسم قسم کا عذاب آئے

ف۱ نہ کسی پر بے جرم عذاب کرے نہ کسی کی نیکیاں گھٹائے
ف۲ تحیت کا
ف۳ اور باوجود مامور ہونے کے اس نے سجدہ نہ کیا تو اے بنی آدم
ف۴ اور انکی اطاعت اختیار کرتے ہو
ف۵ کہ بجائے طاعت الٰہی بجالانے کے طاعت شیطان میں مبتلا ہوئے
ف۶ معنیٰ یہ ہیں کہ اشیاء کے پیدا کرنے میں منفرد اور یگانہ ہوں نہ میرا کوئی شریک عمل نہ کوئی مشیر کار پھر میرے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے
ف۷ اللہ تعالیٰ کفار سے

منزل ۴

ف۸ یعنی بتوں اور بت پرستوں کے یا اہل ہدیٰ اور اہل ضلال کے
ف۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موبق جہنم کے ایک وادی کا نام ہے
ف۱۰ تاکہ سمجھیں اور پند پذیر ہوں
ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہاں آدمی سے مراد نضر بن حارث ہے اور جھگڑے سے اسکا قرآن پاک میں جھگڑا کرنا بعض نے کہا ابی بن خلف مراد ہے بعض مفسرین کا قول ہے کہ تمام کفار مراد ہیں بعض کے نزدیک آیت عموم پر ہے اور یہی اصح ہے ف۱۲ یعنی قرآن کریم یا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک۔
ف۱۳ معنیٰ یہ ہیں کہ انکے لیے جائے عذر نہیں ہے، کیونکہ انھیں ایمان و استغفار سے کوئی مانع نہیں
ف۱۴ یعنی وہ ہلاک جو مقدر ہو چکا ہے بعد۔

قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ

اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر ف۱ خوشی اور ف۲ ڈر سنانے والے اور جو کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا

ہیں وہ باطل کے ساتھ جھگڑتے ہیں ف۳ کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور اُنھوں نے میری آیتوں کی اور جو ڈر اُنھیں

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا

سنائے گئے تھے ف۴ اُنکی ہنسی بنالی اور اس سے بڑھکر ظالم کون جسے اُسکے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ اُن سے منہ پھیرلے ف۵ اور اسکے ہاتھ

قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

جو آگے بھیج چکے ف۶ اسے بھول جائے ہم نے اُنکے دلوں پر غلاف کردیے ہیں کہ قرآن نہ سمجھیں اور انکے کانوں میں گرانی ف۷

وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾ وَرَبُّكَ

اور اگر تم اُنھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی راہ نہ پائیں گے ف۸ اور تمھارا رب

الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ

بخشنے والا مہر والا ہے اگر وہ اُنھیں ف۹ اُنکے کیے پر پکڑتا تو جلد اُنپر عذاب بھیجتا ف۱۰

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى

بلکہ اُنکے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے ف۱۱ جسکے سامنے کوئی پناہ نہ پائیں گے اور یہ بستیاں ہم نے

اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ؑ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

٨ ع ٦ ٢٠

تباہ کردیں ف۱۲ جب اُنھوں نے ظلم کیا ف۱۳ اور ہم نے انکی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا اور یاد کرو جب موسیٰ ف۱۴

لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا

نے اپنے خادم سے کہا ف۱۵ میں باز نہ رہونگا جبتک وہاں نہ پہونچوں جہاں دو سمندر ملے ہیں ف۱۶ یا قرنوں چلا جاؤں ف۱۷ پھر جب

بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا

وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہونچے ف۱۸ اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی سرنگ بناتی پھر جب

جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

وہاں سے گزر گئے ف۱۹ موسیٰ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بے شک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا سامنا ہوا ف۲۰

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ

بولا بھلا دیکھیے تو جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو بیشک میں مچھلی کو بھول گیا اور مجھے

ف۱ ایمانداروں اطاعت شعاروں کیلیے ثواب کی
ف۲ بے ایمانوں نافرمانوں کیلیے عذاب کا
ف۳ اور رسولوں کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں ف۴ عذاب کو
ف۵ اور پند پذیر نہ ہوا اور اُنپر ایمان نہ لائے ف۶ یعنی معصیت اور گناہ اور نافرمانی جو کچھ اس نے کیا
ف۷ کہ حق بات نہیں سنتے ف۸ یہ اُنکے حق میں ہے جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۹ دنیا ہی میں
ف۱۰ لیکن اسکی رحمت ہے کہ اس نے مہلت دی اور عذاب میں جلدی نہ فرمائی ف۱۱ یعنی روزِ قیامت بعث وحساب کا دن ف۱۲ وہاں کے رہنے والوں کو ہلاک کردیا اور وہ بستیاں ویران ہوگئیں ان بستیوں سے قوم لوط وعاد وثمود وغیرہ کی بستیاں مراد ہیں ف۱۳ حق کو نہ مانا اور کفر اختیار کیا ف۱۴ ابن عمران نبی محترم صاحب توریت ومعجزاتِ ظاہرہ ف۱۵ جنکا نام یوشع ابن نون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت وصحبت میں رہتے تھے اور آپسے علم اخذ کرتے تھے اور آپ کے بعد آپ کے ولی عہد ہیں
ف۱۶ بحر فارس وبحر روم جانب مشرق میں اور مجمع البحرین وہ مقام ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کا وعدہ دیا گیا تھا اسلیے آپنے وہاں پہنچنے کا عزم مصمم کیا اور فرمایا کہ میں اپنی سعی جاری رکھونگا جبتک کہ وہاں پہنچوں

منزل ۴

ف۱۷ اگر وہ جگہ دور ہو پھر یہ حضرات روٹی اور نمکین بھنی مچھلی زنبیل میں توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے
ف۱۸ جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے استراحت کی اور مصروف خواب ہوگئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اسپر سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے
ف۱۹ اور چلتے رہے یہانتک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت
ف۲۰ تکان بھی ہے بھوک کی شدت بھی ہے اور یہ بات جبتک مجمع البحرین پہنچے تھے پیش نہ آئی تھی منزل مقصود سے آگے بڑھکر تکان اور بھوک معلوم ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزل مقصود کی طرف واپس ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ فرمانے پر خادم نے معذرت کی اور

أَنْسٰنِيْهُ إِلَّا الشَّيْطٰنُ أَنْ أَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾
شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا مذکور کروں اور اس نے ولے تو سمندر میں اپنی راہ لی اچنبا ہے

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا
موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے ف۲ تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے　تو ہمارے

عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾
بندوں میں سے ایک بندہ پایا ف۳ جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی ف۴ اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا ف۵

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰٓى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی

رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى
ف۶　کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۷　اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے

مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ
جسے آپ کا علم محیط نہیں ف۸　کہا عنقریب اللہ چاہے تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں

أَعْصِيْ لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى
تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا　کہا تو اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود

٩ ع ١١
أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ
اس کا ذکر نہ کروں ف۹　اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ف۱۰ اس بندہ نے اسے چیر ڈالا

قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
ف۱۱ موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسے اس لیے چیرا کہ اس کے سواروں کو ڈبا دو بے شک یہ تم نے بری بات کی ف۱۲　کہا میں نہ کہتا تھا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا
کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ف۱۳　کہا مجھ سے میری بھول پر گرفت نہ کرو ف۱۴ اور

تُرْهِقْنِيْ مِنْ أَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ
مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو　پھر دونوں چلے ف۱۵ یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا ف۱۶ اس بندہ نے

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾
اسے قتل کر دیا موسیٰ نے کہا کیا تم نے ایک ستھری جان ف۱۷ بے کسی جان کے بدلے قتل کر دی بے شک تم نے بہت بری بات کی

ف۱ یعنی مچھلی نے ف۲ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہو گی ف۳ جو چادر اوڑھے آرام فرما رہا تھا یہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام لفظ خضر لغت میں تین طرح آیا ہے بکسر خا و سکون ضاد اور بفتح خا و سکون ضاد اور بفتح خا و کسر ضاد یہ لقب ہے اور وجہ اس لقب کی یہ ہے کہ جہاں بیٹھتے یا نماز پڑھتے ہیں وہاں اگر گھاس خشک ہو تو سرسبز ہو جاتی ہے نام آپ کا بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا ف۴ اس رحمت سے یا نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا طول حیات آپ ولی تو بالیقین ہیں آپ کی نبوت میں اختلاف ہے ف۵ یعنی غیوب کا علم مفسرین نے فرمایا علم لدنی وہ ہے جو بندہ کو بطریق الہام حاصل ہو حدیث شریف میں ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ السلام کو دیکھا کہ سفید چادر میں لپٹے ہوئے ہیں تو آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے دریافت کیا کہ تمہاری سرزمین میں سلام کہاں آپ نے فرمایا کہ میں موسیٰ ہوں انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ فرمایا کہ جی ہاں پھر ف۶ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہیے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ بتواضع و ادب پیش آئے (مدارک) ف۷ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب میں ف۸ حضرت خضر نے یہ اسلیے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام امور منکرہ و ممنوعہ دیکھیں گے اور انبیاء علیہم السلام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ منکرات دیکھ کر صبر کر سکیں پھر حضرت خضر نے اس ترک صبر کا عذر بھی خود ہی بیان فرما دیا اور فرمایا ف۸ اور بظاہر میں وہ منکر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ایک علم اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا عطا فرمایا جو آپ نہیں جانتے اور ایک علم آپ کو ایسا عطا فرمایا جو میں نہیں جانتا مفسرین محدثین کہتے ہیں کہ جو علم حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے لیے خاص فرمایا وہ علم باطن و مکاشفہ ہے اور اہل کمال کے لیے یہ باعث فضل ہے چنانچہ وارد ہوا ہے کہ صدیق کو نماز وغیرہ اعمال کی بنا پر صحابہ پر فضیلت نہیں بلکہ انکی فضیلت اس چیز سے ہے جو انکے سینہ میں ہے یعنی علم باطن و علم اسرار کیونکہ جو افعال صادر ہونگے وہ حکمت سے ہونگے اگرچہ بظاہر خلاف معلوم ہوں ف۹ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مسترشد کے آداب میں سے ہے کہ وہ شیخ و استاد کے افعال پر زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمائیں (مدارک و ابو السعود) ف۱۰ اور کشتی والوں نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر بغیر معاوضہ کے سوار کر لیا ف۱۱ اور بسولے یا کلہاڑی سے اس کا ایک تختہ یا دو تختے اکھاڑ ڈالے لیکن باوجود اسکے پانی کشتی میں نہ آیا ف۱۲ حضرت خضر نے ف۱۳ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۱۴ کیونکہ بھول پر شریعت میں گرفت نہیں ف۱۵ یعنی کشتی سے اتر کر ایک مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے ف۱۶ جو ان میں خوبصورت تھا اور حد بلوغ کو نہ پہونچا تھا بعض مفسرین نے کہا جوان تھا اور رہزنی کیا کرتا تھا ف۱۷ جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا۔

منزل ٤

١٦

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

کہا ف۱ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے ف۲

قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِن

کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا

لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا

عذر پورا ہو چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۳ ان دہقانوں سے

فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ

کھانا مانگا انہوں نے انہیں دعوت دینی قبول نہ کی ف۴ پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی ہے اس

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

بندہ نے ف۵ اسے سیدھا کر دیا موسیٰ نے کہا تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ف۶ کہا یہ ف۷ میری اور آپ کی جدائی ہے

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ

اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۸ وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی

لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ

ف۹ کہ دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا ف۱۰

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا

کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا ف۱۱ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر

أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا

ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور کفر پر چڑھا دے ف۱۲ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ

اس سے بہتر ف۱۳ ستھرا اور اس سے زیادہ مہربانی میں قریب عطا کرے ف۱۴ رہی وہ دیوار

فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ

وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی ف۱۵ اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا ف۱۶

لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا

اور ان کا باپ نیک آدمی تھا ف۱۷ تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں ف۱۸

السدس
جزء بس عشر

ف۱ حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ ف۲ اسکے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں سے مراد انطاکیہ ہے وہاں ان حضرات نے ف۴ اور میزبانی پر آمادہ نہ ہوئے حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ وہ بستی بہت بدتر ہے جہاں مہمانوں کی میزبانی نہ کی جائے ف۵ یعنی حضرت خضر علیہ السلام نے اپنا دست مبارک لگا کر اپنی کرامت سے ف۶ کیونکہ یہ ہماری تو حاجت کا وقت ہے اور بستی والوں نے ہماری کچھ مدارات نہیں کی ایسی حالت میں ان کا کام بنانے پر اجرت لینا مناسب تھا اس پر حضرت خضر نے ف۷ وقت یا اس مرتبہ کا انکار ف۸ اور ان کے اندر جو راز تھے ان کا اظہار کر دوں گا ف۹ جو دس بھائی تھے ان میں پانچ تو اپاہج تھے جو کچھ نہیں کر سکتے تھے اور پانچ تندرست تھے جو ف۱۰ کہ انہیں واپسی میں اس کی طرف گزرنا ہوتا اس بادشاہ کا نام جلندی تھا کشتی والوں کو اس کا حال معلوم نہ تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا ف۱۱ اور اگر عیب دار ہوتی چھوڑ دیتا اس لیے میں نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا کہ وہ ان غریبوں کیلئے بچ رہے ف۱۲ اور وہ اس کی محبت میں دین سے پھر جائیں اور گمراہ ہو جائیں اور حضرت خضر کا یہ اندیشہ اس سبب کر تھا کہ وہ باعلام الٰہی اس کے حال باطن کو جانتے تھے حدیث مسلم میں ہے کہ یہ لڑکا کافر ہی پیدا ہوا تھا امام سبکی نے فرمایا کہ حال باطن جان کر بچے کو قتل کر دینا حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے انہیں اس کی اجازت تھی اگر کوئی ولی کسی بچے کے ایسے حال پر مطلع ہو تو اسکو قتل جائز نہیں ہے کتاب عرائس میں ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کو فرمایا کہ تم نے ستھری جان کو قتل کر دیا تو یہ انہیں گراں گزرا اور انہوں نے اس لڑکے کا کندھا توڑ کر اسکا گوشت چیرا تو اسکے اندر لکھا ہوا تھا کافر ہے کبھی اللہ پر ایمان نہ لائے گا (جمل) ف۱۳ بچہ گناہوں اور نجاستوں سے پاک اور ف۱۴ جو والدین کیساتھ طریق ادب و حسن سلوک اور مودت و محبت رکھتا ہو مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹی عطا کی جو ایک نبی کے نکاح میں آئی اور اس سے نبی پیدا ہوئے جنکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک امت کو ہدایت دی بندے کو چاہیے کہ اللہ کی قضا پر راضی رہے اسی میں بہتری ہوتی ہے ف۱۵ جنکے نام اصرم اور صریم تھے ف۱۶ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا تھا اسکا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اسکو خوشی کس طرح ہوتی ہے اسکا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اسکو غصہ کیسے آتا ہے اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے اسکا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے اسکا حال عجیب ہے جسکو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اسکے ساتھ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری جانب اس لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اسکے لیے خوشی جسے میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اسکے ہاتھ پر خیر جاری کی اسکے لیے تباہی جسکو شر کیلیے پیدا کیا اور اسکے ہاتھ پر شر جاری کی ف۱۷ اسکا نام کاشح تھا اور یہ شخص پرہیزگار تھا حضرت محمد ابن منکدر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد کو اور اسکے کنبہ والوں کو اور اس کے محلہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے (سبحان اللہ) ف۱۸ اور ان کی عقل کامل ہو جائے اور وہ قوی و توانا ہو جائیں۔

منزل ۴

وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ
اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے اور یہ کچھ میں نے اپنے
أَمْرِي ۚ ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْأَلُونَكَ عَن
حکم سے نہ کیا ف۱ یہ پھیر ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا ف۲ اور تم سے ف۳
ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي
ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں ف۴ تم فرماؤ میں تمھیں اسکا مذکور پڑھکر سناتا ہوں بیشک ہم نے اسے
الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتَّىٰ إِذَا
زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا ف۵ تو وہ ایک سامان کے پیچھے چلا ف۶ یہانتک کہ جب
بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا
سورج ڈوبنے کی جگہ پہونچا اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا ف۷ اور وہاں ف۸ ایک
قَوْمًا ۗ قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ
قوم ملی ف۹ ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین یا تو تو انھیں سزا دے ف۱۰ یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کرے
حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ
ف۱۱ عرض کی کہ وہ جس نے ظلم کیا ف۱۲ اسے تو ہم عنقریب سزا دینگے ف۱۳ پھر اپنے رب کی طرف پھیرا
فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً
جائے گا ف۱۴ وہ اسے بری مار دیگا اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلا
الْحُسْنَىٰ ۖ وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ
بھلائی ہے ف۱۵ اور عنقریب ہم اسے آسان کام کہیں گے ف۱۶ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۱۷ یہانتک
إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم
کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہونچا اسے ایسی قوم پر نکلتا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی
مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾
آڑ نہیں رکھی ف۱۸ بات یہی ہے اور جو کچھ اس کے پاس تھا ف۱۹ سب کو ہمارا علم محیط ہے ف۲۰
ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا
پھر ایک سامان کے پیچھے چلا ف۲۱ یہانتک کہ جب دو پہاڑوں کے بیچ پہونچا ان سے ادھر کچھ ایسے

ع ۱۲

منزل ۴

ف۱ بلکہ بامرالٰہی و الہام خداوندی کیا ف۲ جیسے لوگ ولی کو نبی پر فضیلت دیکر گمراہ ہوگئے اور انھوں نے یہ خیال کیا کہ حضرت موسیٰ کو حضرت خضر سے علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا باوجودیکہ حضرت خضر ولی ہیں اور درحقیقت ولی کو نبی پر فضیلت دینا کفر جلی ہے اور حضرت خضر نبی ہیں اور اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ بعض کا گمان ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ابتلاء ہے علاوہ بریں یہ کہ اہل کتاب اسکے قائل ہیں کہ یہ حضرت موسیٰ پیغمبر بنی اسرائیل کا واقعہ ہی نہیں بلکہ موسیٰ بن ماثان کا واقعہ ہے اور ولی تو نبی پر ایمان لانے سے مرتبہ ولایت پر پہونچتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ وہ نبی سے بڑھ جائے (مدارک) اکثر علماء اسپر ہیں اور مشائخ صوفیہ و اصحاب عرفان کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں شیخ ابو عمرو بن صلاح نے اپنے فتاویٰ میں فرمایا کہ حضرت خضر جمہور علماء و صالحین کے نزدیک زندہ ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت خضر و الیاس دونوں زندہ ہیں اور ہر سال زمانہ حج میں ملتے ہیں یہ بھی منقول ہے کہ حضرت خضر نے چشمۂ حیات میں غسل فرمایا اور اسکا پانی پیا واللہ تعالیٰ اعلم (خازن) ف۳ ابوجہل وغیرہ کفار مکہ یا یہود بطریق امتحان ف۴ ذوالقرنین کا نام اسکندر ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں انھوں نے اسکندریہ بنایا اور اسکا نام اپنے نام پر رکھا حضرت خضر علیہ السلام انکے وزیر اور صاحب لواء تھے دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمراں تھے دو مومن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہما السلام اور دو کافر نمرود اور بخت نصر اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس امت سے ہونے والے ہیں جن کا اسم مبارک حضرت امام مہدی ہے انکی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے اللہ سے محبت کرنے والے بندے تھے اللہ نے انھیں محبوب بنایا ف۵ جس چیز کی خلق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو دیار و امصار فتح کرنے اور دشمنوں کے محاربہ میں درکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا ف۶ سبب وہ چیز ہے جو مقصود تک پہونچنے کا ذریعہ ہو خواہ وہ علم ہو یا قدرت تو ذوالقرنین نے جس مقصد کا ارادہ کیا اسی کا سبب اختیار کیا ف۷ ذوالقرنین نے کتابوں میں دیکھا تھا کہ اولاد سام میں سے ایک شخص چشمۂ حیات سے پانی پیے گا اور اسکو موت نہ آئے گی یہ دیکھکر وہ چشمۂ حیات کی طلب میں مغرب و مشرق کی طرف روانہ ہوئے اور آپکے ساتھ حضرت خضر بھی تھے وہ تو چشمۂ حیات تک پہنچ گئے اور انھوں نے پی بھی لیا مگر ذوالقرنین کے مقدر میں نہ تھا انھوں نے نہ پایا اس سفر میں جانب مغرب روانہ ہوئے تو جہانتک آبادی ہے وہ سب منازل قطع کر ڈالے اور سمت مغرب میں وہاں پہونچے جہاں آبادی کا نام و نشان باقی نہ رہا وہاں انھیں آفتاب وقت غروب ایسا نظر آیا گویا کہ وہ سیاہ چشمہ میں ڈوبتا ہے جیسا کہ دریائی سفر کرنیوالے کو پانی میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے ف۸ اس چشمے کے پاس ف۹ جو شکار کیے ہوئے جانوروں کے چمڑے پہنے تھے اسکے سوا انکے بدن پر اور کوئی لباس نہ تھا اور دریائی مردہ جانور انکی غذا تھے یہ لوگ کافر تھے ف۱۰ اور ان میں سے جو اسلام میں داخل نہ ہو اسکو قتل کردے ف۱۱ اور انھیں احکام شرع کی تعلیم دے اگر وہ ایمان لائیں ف۱۲ یعنی کفر و شرک اختیار کیا ایمان نہ لایا ف۱۳ قتل کرینگے یہ تو اس کی دنیوی سزا ہے ف۱۴ قیامت میں ف۱۵ یعنی جنت ف۱۶ اور اسکو ایسی چیزوں کا حکم دیں گے جو اسپر سہل ہوں دشوار نہ ہوں اب ذوالقرنین کی نسبت ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ وہ ف۱۷ جانب مشرق میں ف۱۸ اس مقام پر جس کے اور آفتاب کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی نہ وہاں کوئی عمارت قائم ہو سکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت غاروں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکلکر اپنا کام کاج کرتے تھے ف۱۹ فوج لشکر آلات حرب سامان سلطنت اور بعض مفسرین نے فرمایا سلطنت و ملک داری کی قابلیت اور امور مملکت کے سرانجام کی لیاقت ف۲۰ مفسرین نے کذلک کے معنی میں یہ بھی کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ذوالقرنین نے جیسا مغربی قوم کیساتھ سلوک کیا تھا ایسا ہی اہل مشرق کیساتھ بھی کیا کیونکہ یہ لوگ بھی انکی طرح کافر تھے تو جو ان میں سے ایمان لائے انکے ساتھ احسان کیا اور جو کفر پر مصر رہے انکو تعذیب کی ف۲۱ جانب شمال میں (خازن)

قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ

لوگ پائے کہ کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ف۱ اُنھوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا

یاجوج و ماجوج ف۲ زمین میں فساد مچاتے ہیں تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں

عَلٰٓى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ

اس پر کہ آپ ہم میں اور ان میں ایک دیوار بنادیں ف۳ کہا وہ جس پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے بہتر ہے ف۴

فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ

تو میری مدد طاقت سے کرو ف۵ میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنادوں ف۶ میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ ف۷

حَتّٰٓى إِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ۖ حَتّٰٓى إِذَا جَعَلَهُ

یہانتک کہ وہ جب دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی کہا دھونکو یہانتک کہ جب اُسے آگ کردیا

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ

کہا لاؤ میں اسپر گلا ہوا تانبہ اونڈیل دوں تو یاجوج و ماجوج اسپر نہ چڑھ سکے

وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّي ۚ فَإِذَا جَاءَ

اور نہ اس میں سوراخ کر سکے کہا ف۸ یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے

وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

رب کا وعدہ آئے گا ف۹ اُسے پاش پاش کردے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ف۱۰ اور اس دن ہم اُنھیں

يَوْمَئِذٍ يَّمُوجُ فِي بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَ

چھوڑ دینگے کہ اُنکا ایک گروہ دوسرے پر ریلا آویگا اور صور پھونکا جائے گا ف۱۱ تو ہم سب کو ف۱۲ اکٹھا کر لائینگے اور

عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ

ہم اُس دن جہنم کافروں کے سامنے لائینگے ف۱۳ وہ جنکی آنکھوں پر میری یاد سے

فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ أَفَحَسِبَ

پردہ پڑا تھا ف۱۴ اور حق بات سن نہ سکتے تھے ف۱۵ تو کیا

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا أَعْتَدْنَا

کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو ف۱۶ میرے سوا حمایتی بنالیں گے ف۱۷ بیشک ہم نے

ف۱ کیونکہ انکی زبان عجیب و غریب تھی ان کے ساتھ اشارہ وغیرہ کی مدد سے بمشقت بات کی جاسکتی تھی ف۲ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے زمین میں فساد کرتے تھے ربیع کے زمانہ میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور سبزے سب کھا جاتے تھے کچھ نہ چھوڑتے تھے اور خشک چیزیں لادکر لیجاتے تھے آدمیوں کو کھالیتے تھے درندوں وحشی جانوروں سانپوں بچھوؤں تک کو کھاجاتے تھے حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی کہ وہ ف۳ تاکہ وہ ہم تک نہ پہونچ سکیں اور ہم اُنکے شر و ایذا سے محفوظ رہیں ف۴ یعنی اللہ کے فضل سے میرے پاس مال کثیر اور ہر قسم کا سامان موجود ہے تم سے کچھ لینے کی حاجت نہیں ف۵ اور جو کام میں بتاؤں وہ انجام دو ف۶ ان لوگوں نے عرض کیا پھر ہمارے متعلق کیا خدمت ہے فرمایا ف۷ اور بنیاد کھود وائی جب پانی تک پہنچی تو اس میں پتھر پگلائے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھروا دیا اور آگ دیدی اسطرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کردی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی اوپر سے پگلایا ہوا تانبہ دیوار میں پلادیا گیا یہ سب ملکر ایک سخت جسم بن گیا ف۸ ذوالقرنین نے کہ ف۹ اور یاجوج ماجوج کر خروج کا وقت آپہونچے گا قرب قیامت ف۱۰ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑلیں گے دوسرے روز جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجاتی ہے جب اُنکے خروج کا وقت آئے گا تو اُن میں کہنے والا کہے گا کہ اب چلو باقی دیوار کل توڑلیں گے انشاء اللہ۔ انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اُس دن کی محنت رائگاں نہ جائے گی اور اگلے دن انھیں دیوار اتنی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے اب وہ نکل آئیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اور چشموں کا پانی پی جائیں گے جانوروں درختوں کو اور جو آدمی ہاتھ آئیں گے انکو کھاجائیں گے مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہوسکیں گے اللہ تعالیٰ بدعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُنھیں ہلاک کریگا اسطرح کہ انکی گردنوں میں کیڑے پیدا ہونگے جو انکی ہلاکت کا سبب ہونگے ف۱۱ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج کا نکلنا قرب قیامت کے علامات میں سے ہے ف۱۲ یعنی تمام خلق کو عذاب و ثواب کے لیے روز قیامت ف۱۳ کہ اسکو صاف دیکھیں ف۱۴ اور وہ آیات الٰہیہ اور قرآن و ہدایت و بیان اور دلائل قدرت و ایمان سے اندھے بنے رہے اور ان میں سے کسی چیز کو وہ نہ دیکھ سکے ف۱۵ اپنی بدبختی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت رکھنے کے باعث ف۱۶ مثل حضرت عیسیٰ و حضرت عزیر و ملائکہ کے ف۱۷ اور اس سے کچھ نفع پائینگے یہ گمان فاسد ہے بلکہ وہ بندے ان سے بیزار ہیں اور بے شک ہم اُن کے اس شرک پر عذاب کرینگے۔

منزل ۴

ع ۱۹ ۲

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

کافروں کی مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتا دیں کہ سب سے بڑھکر ناقص عمل کن کے ہیں ف۱

الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

اُن کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی ف۲ اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں

صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

یہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ف۳ تو اُن کا کیا دھرا سب اکارت ہے

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

تو ہم اُن کے لیے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کرینگے ف۴ یہ اُن کا بدلا ہے جہنم اسپر کہ اُنھوں نے کفر کیا

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

فردوس کے باغ اُن کی مہمانی ہے ف۵ وہ ہمیشہ اُن ہی میں رہیں گے اُن سے جگہ بدلنا

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

نہ چاہیں گے ف۶ تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلیے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہونگی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں ف۷ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری

مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ

میں تو میں تم جیسا ہوں ف۸ مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے ف۹ تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾ ع

ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے ف۱۰

ف۱ یعنی وہ کون لوگ ہیں جو عمل کر کے تھکے اور مشقتیں اُٹھائیں اور یہ اُمید کرتے رہے کہ ان اعمال پر فضل و نوال سے نوازے جائیں گے مگر بجائے اسکے ہلاکت و بربادی میں پڑے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ وہ راہب لوگ ہیں جو صوامع میں عزلت گزیں رہتے تھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل حروراء یعنی خوارج ہیں ف۲ اور عمل باطل ہوگئے ف۳ رسول و قرآن پر ایمان نہ لائے اور بعث و حساب و ثواب و عذاب کے منکر رہے ف۴ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ روز قیامت بعضے لوگ ایسے اعمال لائینگے جو اُن کے خیالوں میں مکہ مکرمہ کے پہاڑوں سے زیادہ بڑے ہوں گے لیکن جب وہ تولے جائیں گے تو اُن میں وزن کچھ نہ ہوگا۔ ف۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اسپر عرش رحمٰن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں حضرت کعب نے فرمایا کہ فردوس جنتوں میں سب سے اعلیٰ ہے اس میں نیکیوں کا حکم کرنے والے اور بدیوں سے روکنے والے عیش کرینگے ف۶ جسطرح دنیا میں انسان کیسی ہی بہتر جگہ ہو اس سے اور اعلیٰ و ارفع کی طلب رکھتا ہے یہ بات وہاں نہ ہوگی کیونکہ وہ جانتے ہونگے کہ فضل الٰہی سے اُنھیں بہت اعلیٰ و ارفع مکان و مکانیت حاصل ہے ف۷ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات لکھے جائیں اور انکے لیے تمام سمندروں کا پانی سیاہی بنا دیا جائے اور تمام خلق لکھے تو وہ کلمات ختم نہ ہوں اور یہ تمام پانی ختم ہو جائے اور اتنا ہی اور بھی ختم ہو جائے مدعا یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت کی نہایت نہیں شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہود نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپکا خیال ہے کہ ہمیں حکمت دی گئی اور آپکی کتاب میں ہے کہ جسے حکمت دی گئی اُسے خیر کثیر دی گئی پھر آپ کیسے فرماتے ہیں کہ تمھیں نہیں دیا گیا مگر تھوڑا علم اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ایک قول یہ ہے کہ جب آیہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا نازل ہوئی تو یہود نے کہا کہ ہمیں توریت کا علم دیا گیا اور اس میں ہر شے کا علم ہے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی مدعا یہ ہے کہ کل شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور اتنی بھی نسبت نہیں رکھتا جتنی ایک قطرے کو سمندر سے ہو ف۸ کہ مجھ پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپکا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار کر تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر تو حد بشریت پر چھوڑے گئے اور اُنکے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملاء اعلیٰ سے متعلق ہیں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ آپ کی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو بہر حال آپ کی ذات و کمالات میں آپکا کوئی بھی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو اپنی ظاہری صورت بشریہ کے بیان کا اظہار تواضع کے لیے حکم فرمایا گیا یہی فرمایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (خازن) مسئلہ کسی کو جائز نہیں کہ حضور کو اپنے مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بطریق تواضع فرماتے ہیں اُنکا کہنا دوسروں کے لیے روا نہیں ہوتا دوم یہ کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کا مشعر ہے سوم یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء کو اپنے مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے گمراہی میں مبتلا ہوئے پھر اسکے بعد آیت يُوْحٰٓى اِلَيَّ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخصوص بالعلم اور مکرم عند اللہ ہونے کا بیان ہے ف۹ اسکا کوئی شریک نہیں ف۱۰ شرک اکبر سے بھی بچے اور ریا سے بھی جسکو شرک اصغر کہتے ہیں مسلم شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں حفظ کرے اللہ تعالیٰ اسکو فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا یہ بھی حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کو پڑھے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ کو محفوظ رہیگا

ع ۱۲ ۹ ۳